سوال

(399) عورت کی امامت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت ، عورتوں کی امامت کرا سکتی ہے ؟ خاص طور پر نمازِ تراویح میں قرآن سنانے کے لیے عورتوں کی جماعت کرا سکتی ہے ؟ اور اس کا طریقہ کیا ہے ؟ یعنی امامت کرانے والی عورت مرد امام کی طرح آگے کھڑی ہوگی یا درمیان صف میں ؟ مدلل جواب سے نوازیں انتہائی شکر گزار ہوں گا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

''سنن ابی داؤد'' میں حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ ورقہ بنت عبدا بن الحارث کو حکم دیا تھا کہ

أَن تَؤُمَّ اَہلَ دَارِہَا' یعنی ''اپنے اہل بیت کی امامت کرائے۔'' سنن أبی داؤد، بَابُ إِمَامَةِ النِّسَاءِ، رقم :۵۹۲، السنن الکبرٰی للبیهقی ، بَابُ إِثْبَاتِ إِمَامَةِ الْمَرْأَةِ، رقم :۵۳۵۳

عون المعبود (۱/ ۲۳۰) میں ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عورتوں کی امامت اور ان کی جماعت رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے صحیح ثابت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی امامت فرض اور تراویح میں کرائی تھی۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ''تلخیص الحبیر'' میں فرماتے ہیں : ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی امامت کرائی اور ان کے درمیان میں کھڑی ہوئیں۔'' (مصنف عبد الرزاق الصنعانی ، بَابُ الْمَرْأَةِ تَؤُمُّ النِّسَاءِ، رقم :۵۰۸۶) اس روایت کو عبدالرزاق نے بیان کیا ہے۔ ان کے طریق سے ''دار قطنی'' اور ''بیہقی'' میں ابو حازم 'عَن رَائِطَةَ الحَنَفِیَّةِ' اور حضرت عائشہ سے منقول ہے کہ انھوں نے فرض نماز میں عورتوں کی امامت کرائی اور وہ ان کے درمیان تھیں۔ ''ابن ابی شیبہ'' اور حاکم میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی امامت کراتیں ، اور صف میں ان کے ساتھ کھڑی ہوتیں اور اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ انھوں نے عورتوں کی امامت کرائی اور درمیان میں کھڑی ہوئیں تھیں۔ المستدرک للحاکم ، بَابٌ فِی فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخُمُسِ، رقم :۷۳۱

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے الدرایۃ میں ذکر کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رمضان کے مہینے میں عورتوں کی امامت کراتی تھیں اور ان کے درمیان کھڑی ہوتیں۔

علامہ شمس الحق فرماتے ہیں : ان احادیث سے معلوم ہوا کہ عورت جب عورتوں کی امامت کرائے تو ان کے درمیان کھڑی ہو، آگے کھڑی نہ ہو اور ''سبل السلام'' میں ہے کہ یہ حدیث اس امر کی دلیل ہے کہ عورت کا اپنے گھر والوں کی امامت کرانا درست ہے۔ اگرچہ ان میں آدمی ہو۔ اس لیے کہ اُمّ ورقہ کا مؤذن ایک بوڑھا آدمی تھا جس طرح کہ روایت میں ہے

۔ ظاہر یہ ہے کہ یہ اس کی اور اپنے غلام کی اور لونڈی کی بھی امام تھیں۔ (سنن اَبِی داوٗد، بَابُ اِمَامَۃِ النِّسَاءِ، رقم: ۵۹۲، السنن الکبرٰی للبیھقی، بَابُ اِثْبَاتِ اِمَامَۃِ الْمَرْأَۃِ، رقم: ۵۳۵۳) ابو ثور، مزنی اور طبری کے نزدیک عورت کی امامت درست ہے۔ البتہ جمہور اس کے مخالف ہیں۔

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ عورت کو فرض نماز کے علاوہ تراویح اور نوافل میں بھی امامت درمیان میں کھڑے ہو کر کرانی چاہیے۔ (وا اعلم)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :358

محدث فتویٰ